رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱
الفضل
قادیان دارالامان
THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.
ایڈیٹر غلام نبی
تار کا پتہ الفضل قادیان
شرح چندہ پیشگی
قیمت ایک آنہ
جلد ۲۷ مورخہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ یوم پنجشنبہ مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۹ء نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی اطلاع ہے۔ کہ آج دوپہر کو حضور کی طبیعت کچھ ناساز رہی ہے۔ لیکن اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

منشی عبد الحی صاحب سنوری لاہور میں فوت ہو گئے تھے۔ لاش یہاں لائی گئی۔ صبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ میں دفن کیا گیا۔

جناب ناظر صاحب بیت المال مطلع فرماتے ہیں۔ کہ قادیان میں چندہ خلافت جوبلی فنڈ کی وصولی کے لئے ایک وفد تجویز کیا گیا ہے۔ جو ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری۔ منشی محمد الدین صاحب اور شیخ محمد حسین صاحب پنشنر پر مشتمل ہے۔ عہدہ داران محلہ جات۔ اور دیگر تمام دوستوں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس وفد کے ساتھ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیاپا کرنا

"جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے۔ ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ مگر پھر نہ وہ ثواب ہے۔ اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کے وقت عورتیں سیاپا کرتی ہیں۔ بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے۔ کہ اس کا بچہ مر گیا تھا۔ اور وہ قبر پر کھڑی سیاپا کر رہی تھی۔ آنحضرت صلعم وہاں سے گزرے۔ آپؐ نے اسے فرمایا۔ تو خدا سے ڈر۔ اور صبر کر۔ اس کم بخت نے جواب دیا۔ کہ تو جا۔ تجھ پر میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی۔ کہ آپؐ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں۔ جب اس کو بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ تو پھر آپؐ کے گھر میں آئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ یا رسول اللہ میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ الصبر عند مصیبۃ الاولیٰ۔ صبر وہ ہے۔ جو پہلے ہی مصیبت پر کیا جائے۔ غرض بعد میں خود وقت گزرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ صبر وہ ہے۔ جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرے۔ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنے والوں کے واسطے ہی مقرر ہے۔" (الحکم ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء)

خدا تعالےٰ کی رضا ہمیشہ مقدم رکھو

"مومن کی نشانی یہ ہے۔ کہ وہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے۔ کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملا لے۔ یہی مقام اعلےٰ ہے۔ مصیبت کے وقت خدا تعالےٰ کی رضا کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالےٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں۔ بعض عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایمانی حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔" (الحکم نمبر ۵ ۔ جلد ۱۲ ۔ صفحہ ۴)

کلام پڑھ کر پھونکنا

"ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جائے۔ کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔ حضورؑ نے فرمایا۔ بے شک قرآن شریف میں شفا ہے روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلا ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خدا تعالےٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو۔ تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔"

(بدر ۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

گندم۔ سینجی۔ شفتال اور توریا کی فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ چارہ کی سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ مویشیوں۔ بھیڑوں اور بکریوں کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ کم و بیش چالیس ہزار ایکڑ رقبہ پر اس کا اثر ہؤا ہے۔ جن مواضع میں چارہ کی فصل تباہ ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگوں کو نقادی قرضہ جات دیئے جا رہے ہیں۔ مالیہ اور آبیانہ میں تخفیف کے لئے بھی مناسب گرداوری کرائی جا رہی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ کم از کم دو لاکھ روپیہ کی معافیاں دی جائیں گی۔

پولیس کے متعلق وزیر اعظم پنجاب کی رائے

۶ مارچ کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان صاحب نے کہا کہ اگر دوسرے صوبے حسد نہ کریں۔ تو میں کہونگا۔ کہ پنجاب کی پولیس تمام ملک کی بہترین پولیس ہے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ تمام ذمہ دار افسر یہ کوشش کریں گے۔ کہ پولیس میں جو کالی بھیڑیں موجود ہیں۔ اور جو اپنی بدعنوانیوں سے اس محکمہ کی بدنامی کا موجب ہو رہی ہیں۔ ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے حکومت کے ساتھ تعاون کرینگے مجھے خوشی ہے کہ اس دورہ میں مجھے پولیس کے متعلق بہت کم شکایات سننے میں آئی ہیں۔ مگر پھر بھی ڈپٹی انسپکٹر جنرلوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تمام پولیس ملازموں کو اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کرا دیں۔ کہ انہیں اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کرنے چاہئیں۔ اور یہی طریق ہے جس سے وہ پبلک کا اعتماد حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی حکومت یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ اس کے کارکنوں کے متعلق غلط بیانیوں سے کام لیا جائے۔ اور ان پر بے بنیاد الزام لگائے جائیں۔ اسی طرح میری حکومت بھی اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتی۔ لیکن اس سے ہم اسی صورت میں بچ سکتے ہیں۔ کہ بد دیانت ملازموں سے اپنے اداروں کو پاک کر دیں۔

بنگال کے کانگرسی افسروں کا حکومت سے عدم تعاون

اخبار ہندوستان سٹینڈرڈ نے بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق صاحب کے ایک خط کا عکس شائع کیا ہے۔ جو انہوں نے مسٹر شمس الدین مستعفی وزیر کو لکھا تھا۔ اس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ میری گورنمنٹ اس وقت بعض مشکلات سے دوچار ہو رہی ہے۔ تقریباً پانچ ہزار سے زائد ہندو افسر کانگرس اور اپوزیشن پارٹی کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ میری گورنمنٹ کے خلاف ہیں۔ اور میں اتنے لوگوں کی دیکھ بھال اور ان کے غلط کاموں کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ مجھے ہر روز ہندو افسروں کی غیر وفاداری کی شکایتیں ملتی رہتی ہیں۔ اور میں نہیں جانتا۔ کہ ایسے افسروں کے ساتھ جو ذہنی طور پر میرے مخالف ہیں۔ نظم و نسق کو کس طرح چلاؤں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اسمبلی کے تمام مسلم ممبر متحد ہو کر میری مدد کرتے۔ مگر ان میں سے بھی بعض مخالف پارٹی کے ساتھ ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ میری پارٹی کی پالیسی یہ ہے۔ کہ کانگرس یا اپوزیشن کے ارکان کی مدد کی جائے۔ ایسی پالیسی میری طبیعت کے سخت خلاف ہے۔ اور میں اسے اختیار کر ہی نہیں سکتا۔

امرتسر میں ہندوؤں اور سکھوں کی سول نافرمانی

محرم کے موقعہ پر امرتسر میں جو فساد ہؤا۔ اس کے پیش نظر وہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی تھی۔ اور حکم دیا گیا تھا۔ کہ ہولی اور ہولا کے سلسلہ میں اگر کوئی جلوس نکالنا ہو۔ تو اس کے لئے کوئی ذمہ دار مجلس باقاعدہ لائسنس حاصل کرے لیکن اس کے لئے کسی نے درخواست نہ دی۔ اور بعض سکھوں نے اس حکم کو توڑ کر جلوس نکالا۔ حالانکہ اکال تخت کی طرف سے بھی ان کو ہولا کا جلوس نہ نکالنے کی ہدایت کر دی گئی تھی۔ نمک منڈی میں پولیس نے جلوس کا راستہ روک لیا۔ اور صدر کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد ہندوؤں اور سکھوں کے جتھے آنے شروع ہوئے۔ اور شام تک ۶۶ گرفتاریاں کی گئیں۔ جن میں سے ۲۵ عورتیں ہیں۔ جنہیں بعد میں رہا کر دیا گیا۔ سکھوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سب گرفتار ہونے والوں کو رہا نہ کیا گیا۔ تو وہ ستیہ آگرہ کو جاری رکھیں گے۔ فی الحال انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

حکام نے تمام دن اشک آور گیس کے استعمال کے لئے پولیس کا ایک دستہ تیار رکھا مگر اس کے استعمال کی نوبت نہ آئی۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

چین و روس کے مقابلہ کے لئے جاپان کی تیاریاں

ٹوکیو سے یکم مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپانی پارلیمنٹ کے اپر چیمبر میں یہ سوال دریافت کیا گیا۔ کہ کیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ جزیرہ سکھالین میں پانچ ہزار روسی سپاہی موجود ہیں۔ اور اس کے برعکس اس جزیرہ کے جاپانی علاقہ میں پولیس کے صرف چھ سو آدمی ہیں۔ حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ معاہدہ پورٹ سماؤتھ کے رو سے اس جزیرہ میں کوئی مسلح فوج نہیں رہ سکتی۔ اور روسی فوج کا وہاں اجتماع معاہدہ کی خلاف ورزی ہے۔ تاہم جاپانی حکومت نے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں۔ کہ کسی وقت بھی خواہ کیسی ہی ہنگامی صورت پیدا ہو جائے۔ اس کا خاطر خواہ مقابلہ کیا جا سکے۔ ان تیاریوں کی تفاصیل کا بیان کرنا اس وقت موزوں نہیں۔ ہاں ایوان کے ایک پرائیوٹ سیشن میں وہ بتائی جا چکی ہیں۔ ۲ مارچ کو جاپانی کیبنٹ کا ایک سپیشل ملٹری بجٹ سیشن منعقد ہؤا۔ جس میں ۳۱۰ ملین پونڈ سپیشل ملٹری بجٹ کی منظوری دیدی گئی۔ اس میں سے ۲۷۵ ملین پونڈ ۱۹۴۰ء کے مارچ تک جنگ چین پر صرف کیا جائیگا۔ لو ترہاؤس سے اس کی منظوری یقینی خیال کی جاتی ہے۔ اور اس سے اندازہ کیا جا رہا ہے۔ کہ جنگ چین و جاپان کے فی الحال خاتمہ کا امکان نہیں۔

سوڈیٹن لینڈ کی واپسی کی افواہ

برلن سے آمدہ اطلاعات کی بناء پر برطانوی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ جرمنی کے ماہرین اقتصادیات نے نازی گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ سوڈیٹن لینڈ حکومت چیکوسلواکیہ کو واپس دیدیا جائے۔ اقتصادی لحاظ سے یہ واپسی جرمنی کے لئے بہت مفید ہوگی۔ اس علاقہ میں اجناس کی پیداوار بہت ہی کم ہے۔ اور اس وجہ سے یہاں کے لوگوں کو اپنی ضروریات کے لئے غلہ باہر سے منگوانا پڑیگا۔ اور اب اس سپلائی کی ذمہ داری جرمنی پر عائد ہوتی ہے۔ حالانکہ جرمنی میں جو اجناس پیدا ہوتی ہیں وہ بمشکل اہل جرمنی کو کفایت کر سکتی ہیں۔ اگر یہ علاقہ چیکوسلواکیہ کے ساتھ ہی رہے۔ تو جرمنی اس مشکل ذمہ داری سے بچ جائیگا۔ اسی طرح اس علاقہ میں خام اشیاء کی پیداوار بھی بہت کم ہے۔ اور اس وجہ سے اس کی صنعتوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اگر اسے دوبارہ چیکوسلواکیہ سے ملحق کر دیا جائے تو یہ دقت بھی دور ہو جائیگی۔ اس واپسی کے ساتھ ان کی رائے ہے کہ سوڈیٹن جرمنوں کو یہ تاکید کی جائے۔ کہ وہ چیکوسلواکیہ کی سیاسی زندگی میں اس قدر نمایاں کام کریں۔ کہ انہیں خاص اہمیت حاصل ہو جائے۔ اور اس طرح وہ تمام کے تمام چیکوسلواکیہ پر اپنا اقتدار قائم رکھیں۔

فلسطین کانفرنس کی رفتار

لنڈن سے یکم مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ فلسطین کانفرنس کے سلسلہ میں آج برطانوی سرکاری نمائندوں اور عرب ڈیلیگیٹوں کے مابین رسمی میٹنگ ہوئی۔

جس میں عربوں نے برطانوی تجاویز پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ایسے اعتراضات پیش کئے اور ان کے بجائے اپنی طرف سے بعض تجاویز پیش کیں۔ اس کے بعد ایک چھوٹی سی کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو فریقین کی تجاویز پر غور کرے گی۔ اس کمیٹی میں برطانیہ کے وزیر نو آبادیات مسٹر میکڈ انلد اور نائب وزیر خارجہ بھی شامل ہوں گے۔ اور اگر لارڈ ہیلی فیکس کی صحت بحال ہو گئی۔ تو وہ بھی اس میں شریک ہوں گے۔ اسی طرح فلسطین کے عربوں میں سے دو تین نمائندے ہوں گے۔ اور باقی عرب ممالک سے بھی ایک دو نمائندے لئے جائیں گے۔ وزیر اعظم نے ڈاکٹر وزمان یہودی وفد کے لیڈر کو کل ملاقات کے لئے بلایا ہے۔

فلسطین کے یہودیوں کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں حکومت برطانیہ کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر فلسطین کو آزاد ریاست بنانے کی تجویز کی گئی۔ تو وہ یہود کی ہمدردی کھو دے گی۔ اہل برطانیہ۔ اہل امریکہ اور مجلس اقوام کے ممبر ممالک سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ اس اقدام کی شدید ترین مخالفت کریں۔ اور حکومت برطانیہ پر زور دیں۔ کہ ایسی کسی تجویز پر اصرار نہ کرے۔ بلکہ فلسطین پر اپنا انتداب بدستور قائم رکھے۔

باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ اگر اس ہفتہ میں عرب اور برطانوی نمائندوں کا کسی تجویز پر اتفاق نہ ہوا۔ تو کانفرنس ختم کر دی جائے گی۔ اگرچہ خاتمہ کی صحیح تاریخ کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہودی مندوبین کا اس امر پر غور کرنے کے لئے کہ انہیں گفت و شنید میں آخر وقت تک شریک رہنا چاہیئے۔ یا اسے یہیں ختم کر دینا چاہیئے۔ ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مگر تاحال یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کیا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہودی مندوبین کے سامنے ایک تجویز یہ بھی ہے۔ کہ گفت و شنید کے تمام اختیارات ایگزیکٹو کمیٹی کے سپرد کر کے وہ سب واپس چلے جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مفتی اعظم نے فلسطین کے مندوبین کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ گفت و شنید کو جاری رکھنے کے لئے برطانوی تجاویز کو منظور کر لیں۔ حکومت برطانیہ نے وہ تمام خط و کتابت جو ۱۹۱۵-۱۶ء میں سر ہنری میکموہن اور شریف حسین والئے مکہ کے مابین ہوئی تھی۔ ایک وائٹ پیپر کی حیثیت میں شائع کر دی ہے۔ شریف مکہ کے نام ایک خط ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو لکھا گیا تھا۔ جس میں یہ اقرار موجود ہے۔ کہ حکومت برطانیہ عربوں کی آزادی کو تسلیم کرتی ہے۔ اور مقامات مقدسہ کو بیرونی دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کی ذمہ وار ہے۔ یہ تمام خط و کتابت عربی میں ہے۔

مسئلہ فلسطین کے متعلق ڈیلی اکسپریس کا اہم مقالہ

برطانوی پریس میں ڈیلی اکسپریس کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ حال میں اس نے مسئلہ فلسطین پر ایک پرزور مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ برطانیہ نے جنگ عظیم کے دنوں میں یہود سے وعدہ کیا۔ کہ فلسطین کو ان کا قومی وطن بنا دیا جائیگا۔ اور عربوں سے وعدہ کیا۔ کہ فلسطین میں عربی حکومت قائم کی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں وعدے ایک ساتھ پورے نہیں ہو سکتے۔ مگر حکومت برطانیہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ یہ دو متضاد باتیں پوری ہو جائیں۔ اگر واقعی فلسطین کی شورش دبانا مقصود ہو۔ تو برطانیہ اور یہود دونوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ فلسطین عربوں کا ہے۔ یہود کا وہاں ہزاروں سال سے آباد ہونے کا دعوےٰ ان کے کاز کو کوئی مدد نہیں پہونچا سکتا۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ صدیوں پہلے برطانیہ پر اطالیوں کا قبضہ تھا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ آج بھی برطانوی حکومت کو اطالویوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور جس طرح اس پرانے قبضہ کی وجہ سے آج برطانیہ اطالویوں کا ملک نہیں قرار پا سکتا۔ اسی طرح فلسطین بھی یہودیوں کا ملک نہیں بن سکتا۔

اخبار فاروق کا تحریک جدید نمبر

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے فاروق کا ایک خاص نمبر چالیس صفحہ کا عنقریب شائع ہوگا۔ جس کی اجازت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حاصل کر لی ہے۔ اور حضور نے بھی اس نمبر کے لئے مضمون رقم فرما کر عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ پرچہ تحریک جدید کا خاص نمبر ہوگا۔ جس کی اشاعت ہزاروں تک ہونی چاہیئے۔ خریداران فاروق کو تو مفت ارسال کیا جائے گا۔ لیکن دوسرے دوست خصوصاً تحریک جدید میں شامل ہونے والے پانچ ہزار سپاہی ایک ایک پرچہ اس کا ضرور خریدیں۔ اور حسب توفیق اسے دوسروں میں تقسیم کریں۔ قیمت فی پرچہ معہ محصول ڈاک صرف ۲ ہوگی۔ ایک پرچہ کے لئے ۲ کے ٹکٹ ڈاک خرید کر ارسال کریں۔ اور زائد کاپیاں منگوانے والے دوست بحساب فی روپیہ آٹھ کاپی قیمت معہ درخواست خریداری کہ کس قدر تعداد میں وہ پرچہ خریدیں گے جلد سے جلد ارسال کر دیں۔ تاکہ درخواستوں کے آنے پر اتنی ہی تعداد میں یہ پرچہ چھپوایا جائے جتنی اس کی مانگ ہو۔ اشتہار دینے والے حضرات کو یہ موقعہ فائدہ رساں ہے۔ کیونکہ یہ کافی تعداد میں شائع ہونے والا پرچہ ہے اجرت اشتہار کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

مینجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

تریپوری ۶ مارچ - مسٹر بوس بیماری کی حالت میں ہی آج ۵ بجے یہاں پہنچ گئے - ڈاکٹروں نے معائنہ کیا - تو درجہ حرارت ۱۰۳ تھا - سٹیشن سے ایمبولنس کار پر آپ کو یہاں لایا گیا - اور آمد پر کسی قسم کا مظاہرہ نہیں کیا گیا -

لنڈن ۶ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ ۳۰ لاکھ سے ۵۰ لاکھ پونڈ تک قرضہ چین کو دینے کے لئے تیار ہے - تاکہ وہ کرنسی کی حالت کو مضبوط کر سکے -

دہلی ۶ مارچ - وائسرائے ہند مہاراجپوتانہ کا سفر قطع کر کے واپس یہاں آ گئے ہیں - گاندھی جی کو آپ نے ایک خط لکھا - آج اس کے جواب میں گاندھی جی کا ایک تار آپ کے نام آیا - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خط و کتابت مسئلہ راجکوٹ ہی کے سلسلہ میں ہے - اور اس قضیہ کا کوئی حل بہت جلد مل جائیگا - آج شام مسٹر ڈیسائی اور مسٹر جناح نے وائسرائے سے ملاقات کی -

لنڈن ۶ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ اس موضوع پر گفت و شنید کر رہی ہیں کہ جاپان پر اقتصادی دباؤ ڈال کر اسے مجبور کیا جائے - کہ چین کے ساتھ جنگ کو ختم کرے -

کلکتہ ۶ مارچ - ہولی کی تقریب پر یہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۳۵ آدمی زخمی ہوئے - شہر سے باہر ایک جیوٹ مل میں بھی فساد ہو گیا - جس میں ۳۰ آدمی مجروح ہوئے اس کے علاوہ جبل پور میں بھی فساد ہوا اور ۵۰ آدمی مجروح ہوئے - ناگپور میں بھی ہندو مسلم تصادم ہوا - اور پانچ اشخاص زخمی ہوئے - کلکتہ میں کرفیو آرڈر نافذ ہو گیا ہے -

راجکوٹ ۶ مارچ - ریاست ہذا کے برطانوی ریذیڈنٹ مسٹر گبسن نے گاندھی جی سے ملاقات کی - اور ملاقات کے بعد میں ان سے بات چیت کرتے رہے - ڈاکٹروں کی طرف سے جاری شدہ بلیٹن مظہر ہے - کہ گاندھی جی کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے کمزوری بہت بڑھ رہی ہے - بے چینی کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں - بیٹھنے سے چکر آتے ہیں - اور اسی وجہ سے آپ کا وزن بھی نہیں کیا جا سکا - مسز کستورا بائی اہلیہ گاندھی جی کو دربار نے رہا کر دیا ہے - اور کہہ دیا گیا ہے کہ جہاں چاہیں جا سکتی ہیں -

لکھنؤ ۶ مارچ - تحریک مدح صحابہ بدستور جاری ہے - اور ابھی اس کے بند ہونے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا - اس وقت تک ۲۰۰ سنی اور ۲۷ شیعہ اصحاب اس سلسلہ میں گرفتار ہو چکے ہیں -

قاہرہ ۶ مارچ - مصر کے نائب وزیر مالیات عثمان پاشا اس لئے بیروت گئے ہیں - کہ فلسطین کے مفتی اعظم کو اس بات پر آمادہ کریں - کہ برطانوی تجاویز کو بطور اصول تسلیم کر لیا جائے - اور باقی اختلافی مسائل کو آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے تا اسی طرح سمجھوتہ ہو سکے - جیسا کہ مصر کے ساتھ ہوا تھا -

پیرس ۶ مارچ - حکومت فرانس نے ہسپانیہ کے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے ۱۵ کروڑ فرانکس کا مطالبہ زیر پیش کیا ہے - گذشتہ تین سال میں سپینی پناہ گزینوں پر حکومت فرانس ۷۲ کروڑ ۴۰ لاکھ فرانکس خرچ کر چکی ہے -

کلکتہ ۶ مارچ - آج گاندھی جی کے برت سے پیدا شدہ صورت حالات پر بحث کرنے کے لئے ایک کانگرسی ممبر نے اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی - وزارت پارٹی کے ایک ممبر نے اس پر اعتراض کیا تو تمام کانگرسی ممبر واک آؤٹ کر گئے - دوبارہ واپس آ کر ان کی طرف سے پھر ایک اور تحریک التوا پیش ہوئی - جو رائے شماری پر گر گئی - اس پر وہ دوسری بار باہر چلے گئے - ان کے چلے جانے کے بعد ہاؤس میں سرکاری کام بدستور ہوتا رہا -

لنڈن ۶ مارچ - مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار نے برلن سے اطلاع دی ہے - کہ جرمنی میں ہٹلر کے خلاف جذبات ناراضگی بڑھ رہے ہیں - اکثر لوگ اتوار کی پریڈ میں حصہ لینے میں پس و پیش کرتے ہیں - نازی افسروں میں بعض برائیاں پائی جاتی ہیں - جن کی وجہ سے پبلک میں ان کے خلاف بددلی پیدا ہو رہی ہے -

لاہور ۶ مارچ - ہولی کی تقریب کے سلسلہ میں انارکلی میں ہندوؤں کی دو جماعتوں میں تصادم ہوا جس کے نتیجہ میں ایک شخص کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا گیا - حملہ آور ہجوم میں غائب ہو گیا -

الہ آباد ۶ مارچ - ۲۷ جنوری کو جے پور میں جامع مسجد کے دروازہ کے سلسلہ میں پولیس نے مسلمانوں پر جو گولی چلائی تھی - کانگرس نے اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی - پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا ہے کہ جے پور کے وزیر اعظم نے انہیں اطلاع دی ہے - کہ کانگرسی وفد کو تحقیقات کی اجازت نہیں دی جا سکتی - ایک وفد نے پہلے جا کر سرسری تحقیقات کی تھی - مگر وہ تسلی بخش نہ تھی - اس لئے کانگرس مکمل تحقیقات کرانا چاہتی تھی - لیکن ریاست نے چونکہ تعاون سے انکار کر دیا ہے اس لئے اب نہ ہو سکے گا -

واشنگٹن ۶ مارچ - جمہوریہ امریکہ کے صدر نے کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ طیارہ شکن توپوں - دافعِ ٹینکوں اور گیس کے نقابوں کی فراہمی کے لئے ۱۱ کروڑ ڈالر کی منظوری دی جائے اس کے علاوہ ساحلی استحکامات کے لئے ۶۵ لاکھ ۳۹ ہزار اور ۲۰ ہزار شہریوں کو فضائی تربیت دینے کے لئے ۷۰ لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا ہے -

جموں ۶ مارچ - ایک ہندو دوکاندار نے جوش عقیدت میں اپنی زبان ڈیڑھ انچ کاٹ کر شوجی کی نذر کر دی - کہا جاتا ہے - کہ خواب میں شوجی نے اس سے اس قربانی کا مطالبہ کیا تھا - جس کی صبح اٹھتے ہی اس نے تعمیل کر دی - بعض عقلمندوں نے اسے ہسپتال میں جانے کا مشورہ دیا - مگر وہ مندر میں ہی برت دھارن کئے پڑا ہے -

لاہور ۶ مارچ - آل انڈیا کانگرس کے اجلاس میں شرکت کے لئے جو مصری وفد ہندوستان آیا ہے - وہ اجلاس کے بعد تمام صوبوں کا دورہ کرے گا - اور پنجاب کانگرس کی دعوت پر لاہور بھی آئے گا -

گلبرگہ ۶ مارچ - حیدرآباد میں آریہ سماجی شورش کے دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن شاردا آج سول نافرمانی کی نیت سے اس سٹیشن پر گاڑی سے اترے پولیس نے انہیں تنبیہہ کی - کہ واپس چلے جائیں - اور انکار پر گرفتار کر کے تھانہ میں لے جایا گیا - کنور صاحب کے ساتھ ۱۰۰ والنٹیر بھی گرفتار ہوئے ہیں تیسرے ڈکٹیٹر اخبار ملاپ کے مہاشہ خوشحال چند خورسند ہیں - جو لیڈروں سے مشورہ کرنے کے لئے بمبئی گئے ہیں

لاہور ۶ مارچ - مولوی ظفر علی صاحب نے وائسرائے کو تار دیا ہے کہ گاندھی جی نے ریاست راجکوٹ میں اکثریت کی حکومت قائم کرانے کے لئے برت رکھا ہے - اس کا تصفیہ کرتے وقت وہاں کے مسلمانوں کے حقوق کا بھی آپ کو خیال رکھنا چاہیئے -

کلکتہ ۶ مارچ - بنگال اسمبلی میں بتایا گیا - کہ حکومت نے بنگالی کے روزانہ اخبار آزاد کو غیر مشروط طور پر تیس ہزار روپیہ کی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے - کیونکہ وہ گورنمنٹ کی سرگرمیوں کی صحیح اطلاعات پبلک تک پہنچاتا رہا ہے

لنڈن ۶ مارچ - آج دارالعوام میں وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا - کہ پولینڈ کے وزیر خارجہ عنقریب یہاں آ رہے ہیں تا دونوں ممالک سے تعلق رکھنے والے امور پر تبادلہ خیالات کریں -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر:- غلام نبی

غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کرنیکا دن

غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ یہ اتوار کا دن ہے۔ اس لئے سرکاری ملازموں کو بھی تعطیل ہو گی۔ تمام جماعتہائے کو چاہیئے کہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کو سرگرمی کے ساتھ یوم التبلیغ منائیں۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ دفتر نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے ٹریکٹ شائع کئے جائیں گے۔ وہ مناسب تعداد میں منگوائیں۔ اور غیر مسلم اصحاب میں عمدگی کے ساتھ تقسیم کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی

دو اہم تصانیف کا دوسرا ایڈیشن

عرفان الٰہی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ تقاریر ہیں جو حضور نے ۱۹۱۹ء کے سالانہ جلسہ پر فرمائیں۔ یہ کتاب اپنے گراں بہا معارف کی وجہ سے نہایت اہم ہے۔ ہر احمدی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

۲ انقلاب حقیقی۔ یہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تقریر ہے جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر فرمائی۔ اس میں الٰہی تحریکات کی کامیابی تحریک احمدیت کے قیام کے اسباب اور اس کی کامیابی کے ذرائع پر نہایت لطیف اور بیش قیمت خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

تمام جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے ہاں تحریک کر کے بہت جلد یہ کتب زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کا انتظام فرمائیں۔ قیمت کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ درخواستیں خریداری بنام "انچارج تحریک جدید قادیان" آنی چاہئیں۔
انچارج تحریک جدید قادیان

دیوانی وال کے ایک احمدی خاندان پر ظلم

بٹالہ کے متصل دیوانی وال ایک گاؤں ہے۔ جہاں صرف ایک خاندان احمدی ہے۔ جو عرصہ سے مخالفین کے مظالم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی اکثریت ہے۔ اور وہ ہمسائیاں کے ایک شخص کی شہ پر خلاف قانون حرکات کرتے رہتے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا اس خاندان کی زمین پر ناجائز تصرف کر لیا گیا۔ اور ان کے کوئیں پر رہٹ لگا کر قبضہ جمانا چاہا۔ اس کی اطلاع جب انچارج صاحب تھانہ صدر کو دی گئی۔ تو انہوں نے موقعہ پر پہونچکر مظلوم احمدی کی داد رسی کی۔ لیکن ۳ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ پھر بعض غیر احمدیوں نے ازراہ شرارت اس زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ جو مسجد ہے اس کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اس کی اینٹیں اکھیڑ دی ہیں۔ اور وہاں کے احمدیوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ۴ مارچ کو تھانہ صدر بٹالہ میں رپورٹ درج کرا دی گئی ہے۔ افسران کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

بیرون ہند کی جماعتیں اپنا نام تاریخ احمدیت میں محفوظ کر لیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج میں شمولیت کا موقعہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء تک ہے

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے وعدے تا حال سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور نہیں پیش ہوئے۔ ان کو اپنے وعدوں کی فہرست جلد تر مکمل کر کے ارسال کرنی چاہیئے۔ بیرون ہند کی جماعتوں کا معتدبہ حصہ ایسا ہے۔ جس کے وعدے مکمل نہیں پہونچے۔ دوستوں کو حضور کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے۔

"بے شک اس سال چندوں کی کھر مار ہے۔ مگر جو کام ہمارے سامنے ہے۔ وہ بھی بہت بڑا ہے۔ اور وہ اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل جائداد کا پیدا کرنا ہے۔ جو لوگ اس رستہ میں مشکلات کی پروا نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے ثابت کر دینگے کہ وہ آئیندہ نسلوں میں عزت سے یاد کئے جانے کے مستحق ہیں"۔

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے۔ اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے۔ کہ اس نے پیچھے قدم نہیں ہٹایا۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہو گا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں سے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے"۔

پس بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کو تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام تاریخ احمدیت میں محفوظ ہو جائے۔
فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مساجد فنڈ کو مضبوط کیا جائے

نظارت تعلیم و تربیت کی مدات میں سے ایک مد مساجد فنڈ کی ہے۔ جس سے بشرط آمد خرچ ہوتا ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا اس بارہ میں احباب کی توجہ کو منعطف کرانے کے لئے اعلان کیا گیا تھا کہ مخلصین مساجد فنڈ کو مضبوط کریں۔ کئی جماعتوں کی طرف سے مساجد کی امداد کے لئے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ مگر اس مد میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے امداد نہیں کی جا سکتی۔ احباب کو اس فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ الٰہی ارشاد ہے انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر کہ اللہ کی مساجد کو صرف وہی آباد کرتے ہیں جنکے اندر ایمان ہے اور یوم الآخر پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو ثواب کے حصول کی خاطر اللہ کا گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا جنت میں گھر بنائے گا۔ نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ احباب اللہ اور رسول کا منشاء پورا کرتے ہوئے مساجد فنڈ میں عطیہ جات ارسال کر کے اجر کے مستحق ہوں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدداران کا سالانہ انتخاب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نئے سال کے لئے حسب ذیل مرکزی عہدداران کا انتخاب منظور فرمایا ہے۔ یہ انتخاب ۴ فروری ۱۹۴۰ء تک نافذ رہے گا۔

(۱) صدر۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (۲) نائب صدر۔ مولوی قمر الدین صاحب (۳) سکرٹری۔ خلیل احمد (۴) نائب سیکرٹری۔ سید مختار احمد صاحب ہاشمی ایم (۵) فنانشل سیکرٹری۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل (۶) سیکرٹری شعبہ عمل اجتماعی و آڈیٹر۔ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ (۷) نگران مجالس خدام الاحمدیہ قادیان۔ چودھری محمد شریف صاحب باجوہ (خاکسار سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

انگریزی ترجمۂ قرآن کو اپنی ملکیت قرار دینے کا مولوی محمد علی صاحب کو کیا حق ہے

قرآن کریم کا وہ انگریزی ترجمہ جو غیر مبائعین۔ اور خصوصاً مولوی محمد علی صاحب کے لئے سرمایۂ افتخار بنا ہوا ہے۔ اور جسے انہوں نے نہ صرف حصولِ زر کا ایک معقول ذریعہ بنا رکھا ہے۔ بلکہ یہ بھی دعوئے کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے مغربی دنیا میں انقلابِ عظیم پیدا کر دیا ہے۔ حالانکہ اس وقت تک کوئی ایک بھی تو ایسا شخص پیش نہیں کیا گیا۔ جس نے یہ تسلیم کیا ہو۔ کہ اس ترجمہ کے مطالعہ نے اسے رسمی اسلام قبول کرنے پر آمادہ کیا۔ اور ایسا انسان تو کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ اس ترجمہ کے ذریعہ اس کی توجہ احمدیت کی طرف مبذول ہوئی۔ اور اسے اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے حقیقی اسلام نصیب ہوا۔ وہی ترجمہ مولوی صاحب کے ماتھے پر کبھی نہ مٹ سکنے والے سیاہ داغ کی طرف بھی اشارہ کرتا رہتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اس کلنک کے ٹیکہ کو مٹانے کی بارہا کوشش کی۔ مگر ہمیشہ ناکام رہے۔ حال میں ایک ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی صاحب نے اس بارے میں جو نکتہ نکالا ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر اگرچہ ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس کا اچھوتا پن چاہتا ہے۔ کہ اس کی طرف مزید توجہ کی جائے۔

لکھا گیا ہے۔ کہ :-

"اور باتوں کو جانے دو۔ صرف اسی بات کو لو۔ کہ جماعت کا ایک معتد بہ حصہ علیٰحدہ ہو گیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ اس انجمن کے ممبران میں سے نصف کے قریب ان میں شامل تھے۔ انجمن کی تمام جائداد لاکھوں روپے کی عمارات اخبارات۔ مطابع و کتب خانجات سب کچھ وہ چھوڑ آئے۔ حالانکہ ان سب میں ان کا بھی حصہ تھا۔ اگر قرآن شریف کا ترجمہ جو ان کے ہی ایک ممبر نے کیا تھا ساتھ لے آئے۔ تو کونسا جرم کیا"

مطلب یہ کہ اختلاف پیدا ہو جانے پر جب مولوی محمد علی صاحب قادیان کو چھوڑ کر۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ صدر انجمن سے علیٰحدہ ہو کر لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ تو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ جو انہوں نے مرتب کیا تھا۔ باوجود اُسے صدر انجمن کی چیز سمجھنے کے اس لئے اپنے ساتھ لے آئے۔ کہ انجمن کی باقی تمام جائداد جو لاکھوں روپے کی تھی۔ اور جس میں ان کا۔ اور ان کے چند ساتھیوں کا بھی حصہ تھا۔ وہ قادیان میں چھوڑ چکے تھے۔ اور ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کے اس فعل کو جرم اور ناجائز قرار دیا جائے۔

اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہ ہے۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب ترجمۂ قرآن کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائداد کا حصہ سمجھتے تھے۔ اور اس وجہ سے اسے اپنے ساتھ لے گئے تھے کہ صدر انجمن کی جائداد میں ان کا اور ان کی پارٹی کے لوگوں کا بھی حصہ ہے۔ تو بھی ان کے لئے یہ جائز نہیں تھا۔ کہ ترجمہ کو اپنی ذاتی ملکیت بنا لیتے۔ اور اس کے ذریعہ ہزار ہا روپیہ کمانا شروع کر دیتے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مقابلہ میں جو بھی انجمن بنی تھی۔ اس کے حوالے یہ مالِ غنیمت کر دیتے۔ لیکن ناظرین یہ سُن کر حیران ہوں گے۔ کہ مولوی صاحب نے آج تک نہ صرف یہ غصب شدہ ترجمہ اس انجمن کے حوالے نہیں کیا۔ جس کے آپ صدر ہیں بلکہ اپنی ذاتی چیز قرار دے کر ہزارہا روپیہ اس کے کمیشن کا وصول کر چکے ہیں اور اب تو معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اس ترجمہ کو اپنی اولاد کے لئے مستقل ورثہ بنا دیا ہے۔ یعنی اس کے لئے وقف کر دیا ہے۔ تاکہ انجمن اشاعتِ اسلام کسی وقت بھی اسے حاصل نہ کر سکے۔

اس کے متعلق دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ جب مولوی صاحب یہ ترجمہ لائے ہی اس بناء پر تھے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائداد میں سے ان کا اور ان کے ساتھیوں کا جو حصہ تھا۔ وہ حاصل کر لیں۔ تو پھر اس کے واحد مالک کیوں بن بیٹھے۔ اور کیوں اس کی آمدنی صرف اپنی ذات پر صرف کر رہے ہیں۔ اگر اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ مولوی صاحب نے جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائداد پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ تو تن تنہا تھے۔ اور اور کسی نے ان کا ساتھ نہ دیا تھا۔ اس لئے اس سے نفع اٹھانے کے لئے بھی وہ اکیلے ہی حقدار ہیں۔ تو پھر یا تو انہیں اس جائداد کو اپنی انجمن کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ یا ان لوگوں کو بھی اس کے منافع میں سے حصہ دینا چاہیئے۔ جو ان کی تقلید میں جماعت احمدیہ سے علیٰحدہ ہو گئے تھے۔ اور جو صدر انجمن احمدیہ کی جائداد میں اس لئے اپنا حصہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ کچھ نہ کچھ چندہ ادا کر چکے تھے۔

دوسری گزارش یہ ہے۔ کہ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی صاحب نے جس اصل کی بناء پر مولوی محمد علی صاحب کے لئے یہ جائز قرار دیا ہے۔ کہ ایک معقول تنخواہ وصول کر کے مرتب کردہ ترجمہ خود ہی اڑا کر لے جائیں اسے مولوی محمد علی صاحب بھی درست سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو اعلان کر دیں۔ اور اگر درست سمجھتے ہیں۔ تو کیا وہ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ آج تک ان کی پارٹی میں سے جس قدر اصحاب علیٰحدہ ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر چکے ہیں۔ وہ انجمن اشاعت اسلام کی لاکھوں روپے کی جائداد میں سے اپنا حصہ طلب کریں۔ اور انہیں دے دیا جائے۔ کیونکہ وہ بھی اس انجمن کو چندے دیتے رہے ہیں۔ اگر تیار ہوں۔ تو اطلاع دیں۔ تاکہ اس قسم کے مطالبات پیش کر دیئے جائیں۔ لیکن اگر وہ یہ کہیں۔ کہ مطالبہ کرنے پر کسی کو اس کا حصہ نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ جو چیز جس کے زیرِ انتظام ہو۔ اسی کو اپنی ملکیت قرار دے لے۔ تو اس کے لئے جائز ہے کیونکہ ترجمۂ قرآن پر اسی طریق سے قبضہ کیا گیا ہے۔ تو یہی واضح کر دیا جائے۔ تاکہ آئندہ غیر مبائعین سے جسے علیٰحدہ ہونے کی ضرورت پیش آئے۔ وہ علیٰحدگی سے قبل کچھ نہ کچھ اپنے قبضہ میں کر لے۔ اور جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے جائے۔

ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اپنے امیر صاحب سے اس قسم کا اعلان جلد سے جلد کرا دیں۔ ورنہ جس اصل کی بناء پر انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۂ قرآن کو ان کا جائز حق قرار دیا ہے۔ وہ سراسر باطل اور غلط ثابت ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ سے تنخواہ پا کر جو ترجمہ مرتب کیا تھا۔ اسے انجمن کے حوالے کرنے کی بجائے اپنے قبضہ میں کر لینا۔ بلکہ تنخواہ کے ہزاروں روپیہ میں سے ایک کوڑی بھی واپس نہ کرنا اس قدر معیوب۔ اور ناقابلِ مذمت فعل ہے کہ کسی پہلو سے بھی اسے دیکھا جائے۔ بُرا ہی بُرا نظر آئے گا۔ اور ہر بات جو اس کے جواز میں پیش کی جائے گی۔ اسے اور زیادہ ناجائز اور ناروا ثابت کرے گی۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۴۱۸- اہل کتاب کا کھانا

الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم

آج کے دن تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔ اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ (۱) اہل کتاب اگر شراب اور سور کھلائیں۔ تو کیا وہ جائز ہے؟ اور (۲) تمہارا کھانا تمہارے لئے تو حلال ہوسکتا ہے۔ مگر اہل کتاب کے لئے کیونکر حلال ہوا؟ کیا وہ اسلامی شریعت کے ماتحت ہیں۔ جو ان پر حکم چلا گیا۔ پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ ساری آیت پڑھو وہ اس طرح شروع ہوتی ہے۔ کہ تمہارے لئے صرف پاک چیزیں حلال ہیں۔ جو چیزیں شریعت نے ناپاک قرار دی ہیں۔ اور ان کو حرام کر دیا ہے۔ وہ اگر اہل کتاب پیش کریں تو ناجائز ہیں۔ ہاں طیبات پیش کریں تو ان کے ہاں کا کھا لیا کرو۔ غرض پہلے حصہ کے حکم کے ماتحت دوسرا حصہ آیت کا چلے گا۔ اور بشرط طیبات ان کے ہاں کا کھانا تمہارے لئے جائز ہو گا۔

دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ اہل کتاب کو پلید اور گندا سمجھ کر کہیں تم انکو دعوت میں بلانے سے یا غریب کو صدقہ کے طور پر کھانا دینے سے۔ یا اگر وہ بھوکا ہو اور تم سے کھانا مانگے تو کھانا کھلانے سے انکار نہ کرنا۔ کیونکہ تمہارا کھانا اس کے لئے جائز ہے اگر وہ غربت یا بے تکلفی یا دوستی کی وجہ سے کھانا چاہے تو اس سے کراہت نہ کرنا اور یہ نہ کہنا کہ تو نجس ہے ہمارا کھانا تجھے مل نہیں سکتا۔ بلکہ خدا نے تمہارا کھانا ان کے لئے جائز کر دیا ہے۔ اگر وہ کھانا چاہے۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا کھانا حلال طیب ہے۔ میں کیوں اسے ایک کافر کے پیٹ میں جانے دوں۔

۴۱۹- کہنا اور کرنا

یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون (صف)

اے مومنو تم کیوں کہتے ہو وہ جو تم نہیں کرتے۔ اس کے یہ معنی کہ جو نیکی آدمی خود نہ کرے اسے دوسرے کو بھی نہ کہے بالکل غلط ہیں۔ اس طرح تو دنیا میں امر بالمعروف نہی عن المنکر کا سلسلہ ہی بند ہو جائے۔ بعض لوگ بعض لاچاریوں یا بیماریوں یا اور وجوہات سے بعض نیکیاں نہیں کرسکتے۔ مثلاً ایک غریب مولوی اگر صدقہ اور زکوٰۃ خود نہیں دیتا۔ تو کیا وہ کسی اور مالدار کو بھی نہ کہے کہ تو زکوٰۃ دیا کر۔ اس طرح تو قوم میں سے آہستہ آہستہ سب نیکیاں رخصت ہو جائیں گی۔ حالانکہ دوسرے کو نیکی کا حکم کرنے سے خود انسان کو اپنے تئیں سب سے پہلے نصیحت حاصل ہوتی ہے۔ اور اپنی سستی کو دور کرنے کا سب سے بہتر یہی طریقہ ہے کہ جس عمل میں سست ہو یا نہ کرتا ہو۔ اسی کے متعلق امر بالمعروف کیا کرے۔ پس اگر یہ صحیح ہے۔ تو پھر اس آیت کے معنی کیا ہوئے؟ سو مطلب اس کا یہ ہے کہ یہاں تقولون سے امر بالمعروف مراد نہیں ہے بلکہ دعویٰ ہے۔ یعنی تم ایسے اعمال کا دعویٰ نہ کرو جو تم نہ کرتے ہو۔ مثلاً یہ سخت گناہ کی بات ہے۔ کہ ایک آدمی جھوٹ بول لیتا ہو مگر دعوے یہ کرتا ہو کہ میرے جیسا راستگو کوئی نہیں یا بزدل ہو۔ مگر ہر مجلس میں اپنی شجاعت کے قصے بیان کرتا رہتا ہو۔ یا فرض نمازوں کو تو ناغہ کرے مگر جہاں بیٹھے وہاں یہ ذکر ضرور کرے کہ رات کو تہجد میں سب دوستوں کے لئے بڑی دعا کی۔ بعض لوگوں کو ایسی باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ تو یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا کے ہم معنی آیت ہے۔ کہ کام تو نہیں کرتے۔ مگر پبلک پر اس کا اظہار ضرور کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی تعریف ہو۔ سو یہ بڑے گناہ کی بات ہے کہ ایک کام آدمی نہ کرتا ہو۔ مگر لوگوں میں یہ کہتا پھرے کہ میں کرتا ہوں۔

۴۲۰- ربطِ آیات

ایک معترض صاحب فرماتے ہیں کہ سورۃ قیامۃ میں جو یہ آیات ہیں ینبؤا الانسان یومئذ بما قدم واخر۔ بل الانسان علیٰ نفسہ بصیرۃ ولو القیٰ معاذیرہ۔ ان آیات کا ربط اس اگلی آیت سے بالکل نہیں ہے۔ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقراٰنہ۔ فاذا قرأناہ فاتبع قراٰنہ۔ ثم ان علینا بیانہ۔ یہاں یکدم قیامت میں مجرموں پر سوال جواب کو چھوڑ کر قرآن کی وحی اور اس کے جمع کرنے کا کیوں ذکر کیا گیا۔ اسے تطبیق دیں۔ سو عرض یہ ہے کہ میں صرف ان سب آیات کا ترجمہ کر دیتا ہوں۔ اگر تطبیق نہ ہو تو پھر اعتراض فرمادیں۔

اس قیامت کے دن آدمی کو بتایا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا یا پیچھے چھوڑا۔ بلکہ انسان تو اپنے نفس کا خود آگاہ ہے۔ خواہ ظاہر میں کتنے ہی عذر پیش کرے۔ اے انسان تو اپنے عذر بیان کرنے میں اپنی زبان بڑھ بڑھ کر نہ چلا۔ تیرے جتنے اعمال ہیں وہ سب ہم نے جمع کئے ہیں۔ اور اب ہم ہی ان کو پڑھ کر تجھے سنائیں گے۔ پس جب ہم پڑھیں تو تو غور سے ان کو سنتا رہ۔ پھر اس کے بعد ہم ان پر اپنا تبصرہ کریں گے۔

اب بتائیے کہاں سے ربط ٹوٹا۔

اسی طرح یہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ کا اپنی پہلی آیت سے جو طلاق کے متعلق ہے۔ اور اگلی آیت سے جو وہ بھی اسی مضمون کی ہے کیا ربط ہوا سو عرض یہ ہے کہ یہ آیت یہاں ربط اور تسلسل کے لئے نہیں لائی گئی۔ بلکہ ربط اور تسلسل کو توڑ کر انسان کو یکدم چونکا دینے اور ہوشیار کر دینے کے لئے اس مقام پر رکھی گئی ہے۔ یعنی جس طرح یہ آیت ایک مضمون کو توڑ کر درمیان میں اس کے اندر داخل ہو گئی ہے۔ اور بالکل غیر متعلق ہے۔ اسی طرح دنیا کے کاموں میں خواہ تم کتنے ہی منہمک ہو۔ لیکن نماز کا وقت آ جائے تو تم اس کام کو بھی اسی طرح توڑ دو۔ جس طرح اس آیت نے اس تسلسل مضمون کو توڑ دیا ہے۔ اور نماز کے لئے بھی اسی طرح بیدار اور خبردار ہو جایا کرو۔ جس طرح مضمون کے یکدم ٹوٹ جانے سے اس جگہ تم یکدم بیدار اور حیران ہو گئے ہو۔ پس یہ بے ربطی نہیں بلکہ نماز کی اہمیت جتانے کے لئے مسلمانوں کو جھنجھوڑا گیا ہے۔ کہ کیسا ہی ضروری کوئی معاملہ یا کام یا تنازعہ ہو کبھی اس میں دیر نہ کرنا بلکہ وقت آنے پر سب کام چھوڑ چھاڑ کر نماز کے لئے کھڑے ہو جانا۔ پس چونکہ اس بے ربطی میں بھی ہزار ربطوں سے زیادہ تاکید اور فائدہ ہے۔ اس لئے ارادۃً اسے لایا گیا ہے۔

مسٹر کرشنا مورتی کی دہریت اور اس کے خلاف آواز

نوجوانوں کے دلوں میں مذہب کی قدر و قیمت کس طرح قائم کی جا سکتی ہے؟

مسٹر کرشنا مورتی کی دہریت کے خلاف پنجاب کے بعض سرکردہ اصحاب کی آواز کے ضمن میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ ہمارے ملک کے نوجوانوں میں مذہب کی بے رغبتی اور بے دینی کی جو رَو پیدا ہو رہی ہے اس کی ذمہ داری بہت حد تک مذہبی علماء پر ہے۔ کیونکہ وہ جس رنگ میں مذہب ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہ ایک ایسی بے فائدہ چیز ہے۔ جسے اختیار کرنے کا انہیں کوئی فائدہ اور نتیجہ نظر نہیں آتا۔ اس وقت ہندوستان میں ہندو مت۔ عیسائیت۔ اور سکھ ازم بڑے بڑے مذاہب ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی ایسا مذہب نہیں۔ جسے اختیار کر کے کوئی ٹھوس فائدہ حاصل ہو سکے۔ ہر شخص کے دل میں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں جو کسی مذہب کے احکام کی پابندی کروں۔ تو اس سے مجھے کیا حاصل ہوگا۔ بے شک اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں۔ جو حکمت سے خالی ہو۔ یا جس پر عمل کرنے سے روحانی فوائد کے علاوہ دُنیوی زندگی میں بھی بہتری حاصل نہ ہو۔ مگر افسوس ہے۔ کہ علماء کہلانے والے خود بھی ان حکمتوں سے قطعی طور پر بے بہرہ ہیں۔ اور نہ کسی کو بتا سکتے ہیں۔

مذہب کا مقصد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا ہو۔ اور اس سر چشمہ حسن و احسان کے قرب سے انسان علاوت اندوز ہو۔ لیکن اس وقت کونسا ایسا مذہب ہے جس پر عمل کرنے سے یہ نعمت میسر آسکتی ہے کسی مذہب کا بھی کوئی بڑے سے بڑا راہنما اور عالم آج یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ کہ اسے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس نے اپنے خالق حقیقی کے ساتھ تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اور جب یہ حالت ہو۔ تو سوچنے کی بات ہے۔ کہ کوئی سمجھدار اور تعلیم یافتہ شخص کس طرح اس بات کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کسی خاص رستہ پر گامزن ہونے کی پابندی اپنے اوپر عائد کرے۔

اور مذاہب کو تو جانے دو مسلمان نوجوان آج کل نماز نہیں پڑھتے۔ روزے نہیں رکھتے۔ اور مذہب کے دیگر احکام پر عمل نہیں کرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں ان باتوں کا کوئی فائدہ۔ اور نتیجہ نظر نہیں آتا۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے کوئی بھی آثار نہیں دکھائی دیتے جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر مسلمانوں میں سے کوئی بڑے سے بڑا عالم اور راہنما بھی یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ کہ اس نے اپنی عبادت گزاری۔ اور اطاعت شعاری کی بدولت اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر لی ہے۔ اس کی خوشنودی کو پا لیا ہے۔ اس کا قرب حاصل کر لیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے کبھی اسے اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا ہے۔

غرضیکہ اس کی تمام عبادت و ریاضت کی کوئی ایسی علامت نہیں۔ جسے وہ دوسرے کے سامنے پیش کر سکے۔ اور بتا سکے۔ کہ دیکھو۔ مذہب پر کامل طور پر عمل کرنے سے یہ شیریں ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب یہ کیفیت ہے۔ تو آخر نوجوان کس چیز کے لئے مذہب کی طرف متوجہ ہوں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ آج تعلیم کی عام اشاعت نے ہر انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ وہ ہر کام کرنے سے پیشتر یہ سوچے۔ کہ مجھے کیوں ایسا کرنا چاہیئے۔ اور جب کسی کام کا اسے کوئی فائدہ نہ معلوم ہو۔ اور ایسے لوگ اسے نہ دکھا دیئے جائیں۔ جو فائدہ اٹھا رہے ہوں۔ تو وہ اسے کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ آج کل جملہ مذاہب میں سے کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس کی پیروی کا کوئی ٹھوس اور محسوس ہونے والا فائدہ نظر آسکے۔ اس لئے نوجوان گو اخلاقی دباؤ کے ماتحت اپنے آپ کو اپنے والدین کے مذہب سے وابستہ رکھتے ہوں۔ لیکن حقیقتاً وہ اس سے بالکل بے تعلق ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا مذہب ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس پر چلنا نتیجہ خیز ہو۔ اور ان نتائج کا ان کو یقین ہو جائے۔ اور وہ سمجھیں۔ کہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس سے محرومی ان کے لئے نقصان کا موجب ہے۔ تو کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ اس کی طرف کھنچے ہوئے نہ چلے آئیں۔

ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف احمدیت یا حقیقی اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر چل کر انسان ان فوائد کو حاصل کر سکتا ہے۔ جو مذہب کا مقصد ہیں۔ اور یہی وہ رشتہ ہے۔ جس پر گامزن ہوکے انسان کو اپنے پیدا کرنے والے سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس کی طاقتوں اور قدرتوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ یہی وہ دروازہ ہے۔ جس میں داخل ہو کر ایک انسان زندہ خدا کو دیکھ سکتا ہے۔

پس احمدیت ہی اسے ان شیریں ثمرات سے لذت اندوز کر سکتی ہے۔ جو مذہب کی غرض و غایت ہیں۔ اور اسی میں وہ پیروی مذہب کے شیریں اور لذیذ پھل حاصل کر سکتا ہے۔ باقی سب مذاہب اس خصوصیت سے عاری ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ مُردہ ہیں وہ نہ خود زندہ ہیں۔ اور نہ ان کی پیروی کسی کو زندہ خدا کا چہرہ دکھا سکتی ہے۔

آج دُنیا کے مذاہب میں سے کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جس پر چلنے والوں میں سے کوئی ایک بھی یہ دعوےٰ کر سکے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی رضامندی کی علامت ہے۔ جس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص روزانہ۔ بلکہ دن میں کئی دفعہ اپنے حاکم کے سامنے جا کر آداب بجا لائے۔ مگر وہ حاکم کبھی بھی اسے نہ تو اس کے سلام کا جواب ہی دے۔ اور نہ کبھی کسی اور طرح اس پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرے۔ صرف احمدیت ہے۔ جو کئی ایسے اشخاص پیش کر سکتی ہے۔ جو علی الاعلان یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ مذہب کی پیروی کی وجہ سے انہوں نے اللہ تعالےٰ کی ہم کلامی کا شرف حاصل کیا۔ اور اس حسن ازلی اور حقیقی کی تجلیات کا مشاہدہ کیا۔ اور آج بھی وہ ان لوگوں کے لئے جو خدائے واحد کے قرب کی تمنا اپنے قلوب میں موجزن پاتے ہیں۔ روشنی کے مینار کی طرح ہیں۔ اور انہیں پکار پکار کر بتا رہے ہیں کہ اگر تم بھی اس نعمت سے متمتع ہونا چاہتے ہو۔ اگر اس انعام کے حصول کی خواہش رکھتے ہو۔ تو آؤ۔ ہمارے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ اور جس طرح ہم نے خدا تعالےٰ کو پایا ہے تم بھی اسے پا لو۔

پس اگر واقعی ان اصحاب کے قلوب میں مذہب کے ساتھ کوئی عقیدت۔ اور وابستگی ہے۔ اگر واقعی وہ اس کی کوئی قدر و قیمت سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ مذہبیت نوجوانوں میں باقی رہے۔ تو اس کا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ وہ ان کے سامنے زندہ اسلام پیش کریں۔ جس کی پیروی نتیجہ خیز ہو۔

ترقی احمدیت اور احمدی خواتین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ جماعت احمدیہ کی خواتین کسطرح بٹا سکتی ہیں

(۲)

تعلیم

مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو علم دین حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "اسلام کی تعلیم۔ اسلام کے احکام اور اسلام کی ہدایت کو سمجھنے کی کوشش کریں"۔ یہ وہ دوسرا کام ہے جس کو سرانجام دے کر ہم یقینی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہاتھ کس طرح بٹا سکتی ہیں۔ احادیث میں آتا ہے العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ مگر علم سے مراد اس جگہ جغرافیہ یا سائنس یا حساب نہیں۔ بلکہ علم الادیان ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن باقاعدہ سنیں۔ اور حضور جو معارف بیان فرمائیں انہیں یاد رکھیں۔ (۲) اگر ترجمہ قرآن نہ آتا ہو تو اس کے سیکھنے کی کوشش کریں۔ اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریں۔ (۳) جس قدر علم آتا ہے وہ دوسری بہنوں کو پڑھائیں۔ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء میں ایک تجویز یہ قرار پائی تھی کہ "احمدی خواندہ مستورات جہاں جہاں خانگی مکتب کے طور پر سلسلہ درس و تدریس جاری رکھیں۔ اور لڑکیوں کو پڑھائیں"۔ (۴) ماہوار جلسوں میں شمولیت اختیار کی جائے۔ اور تقاریر نہ صرف سنی جائیں۔ بلکہ خود بھی تقریر کرنے کی مشق کی جائے۔ (۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بار بار پڑھی جائیں (۶) احادیث پڑھیں اور پڑھائیں (۷) ناول پڑھنے سے احتراز کیا جائے۔ کیونکہ بقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اگر مائیں ایسی ہوں جو ناول پڑھنے میں مصروف رہیں۔ تو بچوں کی اصلاح کسطرح ہو سکتی ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء صفحہ ۷۵)

یہ وہ طریق ہیں جن کے ماتحت عورتیں اپنا علم بڑھا سکتی ہیں۔ اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہونچا سکتی ہیں۔ اور جماعت کی ہر عورت دین کی خادم بن سکتی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا صحیح معنوں میں ہاتھ بٹا سکتی ہے۔ کیونکہ حضور کا یہ مقصد ہے کہ اسلام دنیا میں پھیلے۔ اور اس کے احکام کے لوگ عملی نمونہ بنیں۔

بچوں کی تربیّت

ایک اور طریق جس پر عمل کر کے ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں یہ ہے کہ بچوں کی صحیح تربیت کریں۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کے لئے مفید وجود بنائیں بچوں کی تربیت کا کام زیادہ تر عورتوں ہی کے سپرد ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک دفعہ عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو۔ اور ان کو دین سے غافل اور بد دل اور سست بنانے کی بجائے چست۔ ہوشیار۔ تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ۔ اور دین کے مسائل جسقدر معلوم ہوں ان سے انکو واقف کراؤ۔ اور خدا رسول مسیح موعود اور خلفاء کی محبت و اطاعت کا مادہ پیدا کرو"۔

پھر یہ مت خیال کرو کہ اپنے بچوں کی اصلاح ہمارے ذمہ ہے۔ بلکہ ہر احمدی بچہ ہمارا بچہ ہے۔ اس کے لئے بھی ویسا ہی درد ہونا چاہیئے جیسا کہ اپنے بچہ کے لئے اگر فضول باتیں کرنے کی بجائے بچوں کو کلمہ نماز اور دعائیں وغیرہ سکھائی جائیں۔ تو بہت کچھ نیک اخلاق پیدا ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ عموماً رات کے وقت بچے باہر نکل کر آوارگی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اگر ان کا یہ وقت نیک باتوں میں صرف کیا جائے۔ تو ان کی عادتیں بہت کچھ سدھر سکتی ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کامیابی چاہتے ہو تو اپنی اولاد میں تقوےٰ اور اخلاص پیدا کرو۔ محبت الہٰی پیدا کرو۔ صداقت پیدا کرو۔ انہیں غفلت سستی۔ فریب۔ دھوکہ سے بچاؤ۔ نیکی کرنے اور نمازوں کی عادت ڈالو۔ فساد بد دیانتی اور فسق و فجور سے بچاؤ۔ ان کے اندر اعلےٰ اخلاق پیدا کرو۔ جن پر عمل دنیا کی خاطر نہ ہو بلکہ دین کے لئے ہو"۔

(الفضل ۱۷ جون ۱۹۲۵ء)

چونکہ بچوں پر ماں کا اثر باپ سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں بار بار ان سے یہ اقرار لینا چاہیئے۔ کہ

(۱) وہ کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔
(۲) وہ نماز کے پورے پابند رہیں گے
(۳) وہ محنت کی عادت ڈالیں گے۔
(۴) وہ اپنے ہاتھ سے کام کریں گے۔
(۵) وہ فضول پیسے خرچ نہیں کریں گے
(۶) وہ آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں کرینگے بلکہ محبت سے رہیں گے۔
(۷) وہ سینما اور ناٹک وغیرہ کبھی نہیں دیکھیں گے۔
(۷) وہ ایک ہی کھانا کھائیں گے۔
(۸) وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تمام حکموں پر عمل کریں گے۔

اس ضمن میں یہ بھی ضروری ہے کہ عورتیں اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرائیں۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت انکی تربیت کا نہائت اعلےٰ انتظام ہے۔

تبلیغ

ایک اور طریق جس کے ماتحت خواتین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بٹا سکتی۔ اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں ممد و معاون بن سکتی ہیں۔ یہ ہے کہ ہم عورتوں میں پوری سرگرمی کے ساتھ تبلیغ کریں۔ اور انہیں حلقہ بگوش احمدیت بنانے میں شب و روز کوشاں رہیں۔ اس ضمن میں ضروری ہے۔ کہ ہر عورت اپنے حلقہ اثر کا انتخاب کر کے اس میں زبانی تبلیغ کرے۔ اگر کوئی خواندہ ہو تو اسے سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دے اسے جماعت احمدیہ کی مستورات کے جلسوں میں شامل ہونے کی ترغیب دے اس سے محبت اور ملاطفت کا سلوک کرے۔ اور ہر رنگ میں اس کے شکوک و شبہات کو دور کر کے اسے احمدی بنانے کی کوشش کرے۔ یقیناً سمجھ لینا چاہیئے کہ تبلیغ وہ مقدس فریضہ ہے۔ جو ہر نبی کی جماعت سرانجام دیتی چلی آئی ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہم بھی اسے سرانجام دیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تمام مساعی کا نقطہ مرکزی تبلیغ احمدیت ہے۔ پس اگر ہم تبلیغ کریں۔ اور عورتوں کو حلقہ بگوش احمدیت بنانے میں کوشاں رہیں تو ہم اس ذریعہ سے بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بٹا سکتی۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضاء اور خوشنودی حاصل کر سکتی ہیں:۔

تبلیغ کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ضروری نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت ناخواندہ تھی۔ مگر انہی کے ہاتھوں اسلام اکناف عالم میں پہونچ گیا

پس اگر کوئی ناخواندہ عورت ہے۔ تو وہ بھی۔ اور اگر کوئی خواندہ ہے۔ تو وہ بھی اپنے اپنے دائرہ اور اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا صحیح معنوں میں ہاتھ بٹا سکتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۶ء میں اپنے ساتھ تعاون کرنے کے لئے جو باتیں بتائی تھیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ میں جو باتیں بیان کرتا ہوں ان کو دوسروں میں پھیلائیں۔ اور انہیں تحریک کریں کہ ان کو یاد کر لیں۔ اور ان پر عمل کریں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۳۶ء صفحہ ۳) ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم خطبات اور درس القرآن وغیرہ کے مواقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے جو باتیں سنیں انہیں خواتین میں عمدگی کے ساتھ پھیلائیں۔ اور انہیں تحریک کریں کہ وہ ان باتوں کو یاد رکھیں اسی طرح اپنی اولادوں کے کانوں میں ڈالیں۔ اور نہ صرف خود عمل کریں۔ بلکہ ان پر دوسروں سے بھی عمل کرائیں۔

تنظیم

سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں خواتین اس طرح بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں۔ کہ وہ عورتوں کی تنظیم کریں اور جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ ابھی تک قائم نہیں۔ وہاں قائم کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یکم اپریل ۳۸ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ "جہاں جہاں لجنہ ابھی تک قائم نہیں ہوئی وہاں کی عورتیں اپنے ہاں لجنہ اماء اللہ قائم کریں"۔ پس لجنات قائم کرنا حضرت امیر المومنین کا حکم ہے۔ اور اسکے جو فوائد ہیں۔ ان سے براہ راست ہم خواتین ہی مستفیض ہو سکتی ہیں۔ مردوں میں انصار اللہ اور نیشنل لیگ اور خدام الاحمدیہ وغیرہ کئی انجمنیں قائم ہیں۔ جن کے ماتحت وہ بہت حد تک منظم ہیں۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کر کے ایک تنظیم اور نظام کے ماتحت کام کریں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تمام تحریکات کو سلسلہ کی عورتوں میں جاری کریں۔

مغربی تعلیم

سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں خواتین اس طرح بھی حصہ لے سکتی ہیں۔ کہ وہ مغربی تعلیم سے قطعاً مرعوب نہ ہوں۔ اور اس کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم کو برتر۔ پر حکمت اور افضل سمجھیں۔ اسلام کی وہ کونسی تعلیم ہے جس کی صداقت کو ہم ثابت نہیں کر سکتے اور کونسی ایسی تعلیم ہے جس کی صداقت کا ہمارے نفسوں نے مشاہدہ نہیں کیا۔ پس عورتوں کو چاہیئے۔ کہ ہر موقع پر وہ اسلام کی تعلیم کو دلیری کے ساتھ پیش کریں اور کسی بات سے نہ ڈریں۔ لوگ دنیا میں نہایت غلط بلکہ بعض دفعہ شرمناک تحریکات جاری کر کے کچھ لوگوں کو اپنے پیچھے چلا لیتے ہیں۔ پھر ہم کیوں اسلام کی تعلیم کا لوگوں کو قائل نہیں کر سکتے۔ جب کہ ہمارے پاس وہ صداقت ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ پس عورتیں اس رنگ میں بھی سلسلہ کی مدد کر سکتی ہیں۔ کہ وہ یقین اور وثوق اپنے اندر پیدا کریں۔ اور دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کہ ہم نے مغربیت کو مٹانا اور صحیح اسلامی اصول کا احیاء کرنا ہے۔

اتحاد و اتفاق

عورتیں اس رنگ میں بھی سلسلہ احمدیہ کی مدد کر سکتی ہیں۔ کہ وہ اتحاد جماعت کے بڑھانے کے لئے کوشاں رہیں اختلاف رائے ہونا اور چیز ہے۔ لیکن اس اختلاف کا ایسے رنگ میں اظہار کرنا کہ دوسرے کے لئے باعث تکلیف یا باعث ندامت ہو۔ درست نہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ مومن وہ ہیں۔ جو دشمن کا مقابلہ بنیان مرصوص ہو کر کریں۔ ہم بھی اس وقت ایک عظیم الشان جنگ میں مصروف ہیں۔ ایسی حالت میں اگر ہم آپس میں اتحاد نہیں رکھیں گی۔ اور ایک دوسری کا بغض اپنے دل میں پیدا کریں گی۔ تو جماعت کے اتحاد کو جو دشمن کے مقابلہ میں نہایت ضروری ہے سخت صدمہ پہنچے گا۔ پس ضروری ہے۔ کہ تمام عورتیں آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ اور ذاتی رنجشوں کو بالائے طاق رکھ کر دشمنانِ دین کا بنیان مرصوص ہو کر مقابلہ کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک دفعہ اس امر کی اہمیت بتاتے ہوئے ہدایت دی تھی۔ کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے ذاتی رنجش کی وجہ سے نہیں بولتا تو وہ جائے اور اپنے بھائی سے صلح کرے اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ اگر کسی بہن کی کسی سے ناراضگی ہو۔ تو وہ آپس میں صلح کر لیں۔ اور اتحاد و اتفاق اور محبت و پیار سے رہیں۔ کیونکہ اتحاد ہی ترقی کا زینہ ہے۔ جس قوم کے افراد میں اتحاد نہیں ہوگا۔ وہ دشمنوں کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گی

غرباء کی خبر گیری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ "اسلام کا اصول یہ ہے۔ کہ ہر مسکین کے لئے کھانا۔ کپڑا۔ مکان وغیرہ مہیا کیا جائے۔ قادیان میں چونکہ زیادہ تر غریبوں کی خبر گیری کی جاتی ہے۔ اس لئے یہاں کے لوگوں کو مانگنے کی عادت ہو گئی ہے۔ میں پانچسو روپیہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے۔ کہ تمام غرباء اور مساکین کی فہرست تیار کرے۔ اور ان کے لئے کام مہیا کرے تا ہر شخص اپنی روزی کما سکے۔ اور یہ بد عادت جو موت کے برابر ہے۔ دور ہو"۔ حضور کے اس ارشاد کے ماتحت تمام احمدی عورتوں کا خواہ وہ قادیان کی ہوں۔ یا باہر کی۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ مسکین اور غریب عورتوں کے لئے کام مہیا کریں تاکہ بجائے مانگنے کے کمانے اور کام کرنے کی روح پیدا ہو۔ ۳۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس میں فرمایا تھا۔ کہ زمیندار عورتیں بھی اپنے کام کاج کے اوقات سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ وقت نکالیں اور چھکو اور ٹوکریاں ہی بنا لیں۔ تو آنہ دو آنے ضرور کما سکتی ہیں۔ اور بڑی بڑی ہنرمند عورتیں تو بیس بیس روپے ماہوار تک کما سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ میں نے آج کل حکم دیا ہوا ہے۔ کہ آرائش نہ کرو۔ اس لئے سادہ چیزیں بنائی جائیں مثلاً پراندے۔ ازار بند وغیرہ۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم غریب عورتوں کے لئے کام مہیا کریں۔

صفائی

ایک اور طریق جس سے ہم سلسلہ کی مدد کر سکتی ہیں۔ یہ ہے کہ قادیان کی صفائی رکھیں۔ اگر یہاں کی گلیاں گندی ہوں گھر گندے ہوں۔ صفائی نہ ہو۔ تو باہر سے آنے والوں پر بہت برا اثر پڑیگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ جس طرح خدام الاحمدیہ کے ارکان گلیوں وغیرہ کی صفائی کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم گھروں کو صاف رکھیں النظافۃ من الایمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اور واللہ یحب المتطھرین خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ اگر ہم گھر کے اندر صفائی رکھیں۔ اور گھر کا کوڑا کرکٹ بجائے گلیوں میں پھینکنے کے ایک جگہ اکٹھا کر کے دور پھینکوا دیں۔ تو گلیاں صاف رہ سکتی ہیں۔ کیونکہ گھروں کی غلاظت ہی گلیوں کو گندہ کیا کرتی ہے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین نے فرمایا تھا۔ کہ ہر جگہ احمدیوں کو اتنی صفائی رکھنی چاہیئے۔ کہ اجنبی شخص گاؤں میں داخل ہوتے ہی کہہ دے کہ یہ تو احمدیوں کا گاؤں معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ اس صفائی کا بہت حد تک تعلق عورتوں سے ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حضور کے اس ارشاد پر بھی عمل پیرا ہوں۔

رفاہِ عام کے کاموں میں حصہ

پھر سلسلہ کی ترقی میں ہم اس طرح بھی مدد کر سکتی ہیں۔ کہ رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لیں۔ مثلاً

(۱) بیمار عورتوں کی تیمارداری کریں۔ (۲) غسل میت میں مدد دیں۔ (۳) مستورات سے چندہ فراہم کریں۔ (۴) صنعتی نمائش کے لئے اشیاء تیار کریں۔ اور کرائیں (۵) بیہودہ رسوم کے خلاف جہاد کریں (۶) امتہ الحی لائبریری کے لئے عمارات اور چندہ مہیا کریں۔ (۷) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو بھی تحریکات ہوں۔ ان میں حصہ لیں۔

۲۸۶

مالی مدد

مستورات اس رنگ میں بھی حضرت امیرالمومنین کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں۔ کہ مالی لحاظ سے سلسلہ پر جو بوجھ ہے اسے دور کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ

(۱) خود چندہ باقاعدہ دیں۔

(۲) دوسروں کو ادائیگی چندہ کے متعلق تحریک کرتی رہیں۔

(۳) ہوسکے تو شرح چندہ بڑھا دیں۔ یعنی ایک آنہ فی روپیہ کی بجائے ۱/۱۲ یا ۱/۱۰ فی روپیہ کردیں۔

(۴) وصیت خود بھی کریں اور دوسروں کو بھی وصیت کرنے کی تحریک کریں

(۵) جو بہنیں موصیہ ہیں۔ وہ ایک قدم آگے بڑھ جائیں یعنی اگر ۱/۱۰ حصہ کی انہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ تو ۱/۹ کی کردیں یا ۱/۸ کی۔

(۶) غیر احمدی عورتوں سے ریزرو فنڈ کی فراہمی کی کوشش کریں۔

(۷) اگر کچھ روپیہ پاس ہو۔ تو دفتر محاسب میں بطور امانت ذاتی جمع کردیں۔

(۸) تحریک قرضہ میں حصہ لیں۔

(۹) قادیان میں مکان بنا کر مرکز سلسلہ کو مضبوط کریں۔

(۱۰) زکوٰۃ باقاعدہ دیں۔

(۱۱) کوئی عورت بیکار نہ رہے بلکہ کام کرے۔ اور اپنی آمد سے سلسلہ کی مدد کرے

(۱۲) تحریک جدید کے امانت فنڈ میں حصہ لیں

اسلامی تمدن

ایک اور ذریعہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹانے کا یہ ہے۔ کہ جن امور میں حکومت مداخلت نہیں کرتی ان میں اسلامی تمدن اور اسلامی شریعت کو قائم کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ کہ یقیم الشریعۃ و یحیی الدین۔ (تذکرہ صفحہ ۲۶۲) کہ آپ کا مبعوث ہونا اس لئے ہے تا آپ شریعت اسلامیہ کو قائم کریں۔ اور دین کی تجدید کرکے اسے زندگی بخشیں پس ہمارا فرض ہے کہ شریعت جو لٹ چکی۔ اور ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے۔ اسے پھر زندہ کریں اور ہزاروں توہمات اور ہزاروں رسوم کے نیچے دبے ہوئے اسلامی آثار کو پھر نکال کر دنیا میں رکھ دیں۔ پس ہم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس رنگ میں بھی بٹا سکتی ہیں۔ کہ اسلامی تمدن اور اس کی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اور دوسری بہنوں سے بھی اقرار لیں کہ وہ احیائے دین اور قیام شریعت کی بنیادوں کو مضبوط کریں گی تا قلیل سے قلیل عرصہ میں وہ تمدن قائم ہو جائے۔ جس کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے۔

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

تحریک جدید کا ایک اہم مقصد اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا بھی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک یہ نہ ہو۔ اس وقت تک اسلام جو برادری قائم کرنا چاہتا ہے۔ وہ قائم نہیں ہو سکتی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے بیسیوں دفعہ برتن مانجتے ہوئے اور دھوتے دیکھا ہے۔ اور میں نے خود بیسیوں دفعہ برتن مانجے اور دھوئے اور کئی دفعہ رومال وغیرہ کی قسم کے کپڑے بھی دھوتے ہیں۔"

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار نہ تھی۔ ایک دفعہ آپ مسجد اقصیٰ سے درس دے کر واپس جا رہے تھے۔ کہ دیکھا۔ ایک شخص کسی سے کہہ رہا ہے۔ کہ مینہ آگیا ہے اوپلے بھیگ جائیں گے جلدی آؤ اور ان کو اندر ڈالو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو خود ٹوکری لے لی اور اس میں اوپلے ڈال کر اندر لے گئے۔ جب آپ کو لوگوں نے اوپلے ڈھوتے دیکھا۔ تو اور بھی بہت سے لوگ آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور جھٹ پٹ اوپلے اندر ڈال دیئے۔ غرض ہمیں اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ اس سے انسان جفاکش اور محنتی بنتا ہے۔ اور آقا و مزدور کا احساس بنی نوع انسان کے دلوں سے مٹ کر ایک خوشگوار مساوات پیدا ہو جاتی ہے۔

دینیات کلاسز

پھر عورتیں اس رنگ میں بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں۔ کہ اپنی لڑکیوں کو بجائے اعلیٰ انگریزی تعلیم دلانے کے انہیں دینیات کلاسز نصرت گرلز سکول میں داخل کریں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء اور سلسلہ کے بزرگانِ کرام کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اور مسائل دینیہ سے انہیں پوری طرح واقف و آگاہ کیا جاتا ہے۔

دعا

آخری مگر سب سے ضروری اور اہم امر جس پر عمل پیرا ہو کر ہم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ساتھ یقینی طور پر تعاون کر سکتی ہیں اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں حصہ لے سکتی ہیں یہ ہے کہ ہم احمدیت کی ترقی کے لئے دردِ دل کے ساتھ دعائیں کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں تا کامیابی اور فتح مندی جلد سے جلد آئے۔ اور دنیا کی بادشاہتوں اور حکومتوں کو احمدیت میں داخل کرے۔ اس کام میں بیمار اور ان پڑھ اور لولے لنگڑے تک حصہ لے سکتے ہیں۔ پس آؤ ہم دعائیں کریں۔ رب کل شیئٍ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا بکثرت پڑھیں۔ اور اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم کا بھی بکثرت ورد کریں۔ تا اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے اور ہمیں ایسا روحانی غلبہ عطا فرمائے کہ ہم لوگوں کے خیالات میں۔ اور ان کے افکار میں۔ اور ان کے رجحانات میں اور ان کے قلوب میں اور ان کی زبانوں میں اور ان کے اعمال میں اور ان کے تمدن میں اور ان کے دین میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دیں۔ خدا کی خدائی دنیا میں قائم ہو۔ اور اس کی بادشاہت جیسی کہ آسمان پر ہے ویسی ہی

ایک ایسی قربانی جو حق الیقین تک پہنچا دیتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے علم پا کر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ایک جگہ دکھا دی گئی۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا۔ کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا۔ کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں۔ جو بہشتی ہیں۔" اس بہشتی مقبرہ میں موت کے بعد داخل ہونے کے لئے وصیت ضروری ہے جو ایک قربانی ہے۔ اور ہر مومن قربانی کرتے وقت یہ خیال ضرور کرتا ہے۔ کہ میری قربانی قبول ہو۔ اور اس قربانی کا ثواب زیادہ سے زیادہ مجھے ملے۔ میری صحیح اور سچی قربانی ہو اور مجھے حق الیقین حاصل ہو جائے۔ جس شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا برگزیدہ نبی تصور کرکے مانا ہے اسے مندرجہ بالا تحریر سے زیادہ کوئی چیز حق الیقین تک نہیں پہنچا سکتی۔ موت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ نہ معلوم کس وقت آجائے۔ اس لئے نیکی کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

اہم ملکی حالات و واقعات

مسٹر بوس صدر کانگرس کا اہم بیان

۵ مارچ کو کلکتہ سے مسٹر بوس نے ایک اہم بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ انتخابی جدوجہد میں میرا مقابلہ زبردست پارٹی سے تھا۔ ورکنگ کمیٹی کے تمام بڑے بڑے ممبر میرے خلاف صف آرا تھے۔ لیکن پھر بھی یہ بات غلط ہے۔ کہ اس موقعہ پر میری طرف سے جو بیانات شائع کئے گئے ان میں اس کمیٹی کے کسی ممبر یا کسی اور کانگرسی پر کوئی الزام عائد کیا گیا تھا میں نے تو جو کہا تھا۔ وہ وہی باتیں تھیں۔ جو پبلک میں ہو رہی تھیں۔ فیڈریشن کے متعلق بعض کانگرسی لیڈروں کے طرز عمل کے متعلق پبلک کے ذہن میں شدید شبہات پائے جاتے تھے۔ لارڈ لوتھین نے ایک دفعہ پونا میں کہا تھا۔ کہ فیڈرل سکیم کے متعلق تمام کانگرسی لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ ہمیں اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ کہ پبلک کیا سوچتی یا کہتی ہے۔ خواہ پبلک خیالات غلط ہی کیوں نہ ہوں۔ ہمیں ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ۱۳ جنوری کو ورکنگ کمیٹی کا آخری اجلاس ہوا تھا۔ اور اس وقت تک میرے علم میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جس کے نتیجہ میں میں سمجھتا۔ کہ استعفے دے دئے جائیں گے۔ ممبران ورکنگ کمیٹی کے ساتھ میرے تعلقات ہمیشہ مخلصانہ رہے ہیں۔ اور جیسا کہ پنڈت نہرو کے زمانہ میں کئی بار ہوا تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی مستعفی ہونے کے ارادہ کا اظہار نہ کیا تھا۔

پنڈت نہرو نے مجھ پر اعتدال پسند اور انتہاء پسند کی تفریق پیدا کرنے کا بھی الزام لگایا ہے۔ حالانکہ ہری پورہ کانگرس کے موقعہ پر انہوں نے جو رپورٹ پیش کی تھی۔ اس میں یہ شکایت موجود تھی۔ کہ اعتدال پسند انتہاء پسندوں کو دبا رہے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ گو گاندھی جی کے لئے میرے دل میں بہت احترام ہے مگر اس احترام کے یہ معنے نہیں۔ کہ ان کے منشاء اور خیالات کی اندھا دھند تقلید کی جائے۔ خود گاندھی جی بھی اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔ کہ کوئی شخص اپنے دلی عقیدہ کے خلاف کام کرے۔ وہ تو صرف یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ان کے اصول صداقت اور عدم تشدد کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ اور ہر کام کرتے وقت ان باتوں کو بطور بنیاد قرار دیا جائے۔

پنجاب کے ماڈل سکول

وزیر تعلیم پنجاب میاں عبدالحی صاحب نے مظفر گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے اور فنانس ممبر نے اپنی بجٹ والی تقریر میں یہ اعلان کیا تھا۔ کہ حکومت نے صوبہ میں ۲۸ نئے سکول جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ سکول ان بے شمار سکولوں کی طرح نہیں ہونگے۔ جو آج کل ملک بھر میں جاری ہیں۔ بلکہ ایک قسم کے ماڈل سکول ہوں گے۔ حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ ہر ضلع کی ایک تحصیل میں کم سے کم ایک ایسا سکول کھولا جائے۔ ان سکولوں میں تعلیم کا مکمل انتظام ہونے کے علاوہ ریڈیو سٹ بھی نصب کئے جائیں گے۔ ہر سکول کا اپنا بینڈ ہوگا۔ باغات اور زراعتی فارم ہونگے جن کے لئے کافی اراضی وقف کی جائیں گی۔ نیز ہر قسم کے اوزار بھی مہیا کئے جائیں گے۔ ہر سکول میں ملک یار اور طبی معائنہ کا معقول انتظام ہوگا کہ اور ل سائنس پڑھائے جانے کا مکمل سامان اور انتظام ہوگا۔ کئی سکولوں کو میگزین جاری کرنے کے لئے مالی امداد دی جائے گی۔ اور اس کے علاوہ بھی بعض مفید مشاغل کے لئے ان کو گرانٹیں ملیں گی۔

کانگرسی ووٹوں کیلئے رشوت

گذشتہ دنوں تریپوری کانگرس کے لئے ڈیلیگیٹوں کے انتخابات میں تمام پنجاب بلکہ سارے ہندوستان میں جو بدعنوانیاں اور بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ وہ اخبار بین طبقہ سے پوشیدہ نہیں۔ اور پھر صدر کے انتخاب میں بے ضابطگیوں اور جعل سازیوں کا رونا تو خود گاندھی جی بھی رو چکے ہیں۔ اور یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ کئی لوگوں نے جو ممبر نہیں تھے۔ ووٹ دئے۔ اب تریپوری کانگرس کے موقعہ پر دو نو پارٹیوں میں کشمکش کا جو خطرہ ہے۔ ہندو اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں بھی فریق مخالف کو نیچا دکھانے کے لئے رشوت ستانی سے کام لینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ملاپ ۷ مارچ نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر بوس کے ایک دہلوی پُرجوش حامی لاہور آئے۔ اور انہوں نے ایک اکالی لیڈر سے مل کر کہا۔ کہ اکالی ڈیلیگیٹوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تریپوری لے جائیں۔ اور اس کے اخراجات کے لئے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب دینے کو تیار ہوں۔ ایک اور کانگرسی لیڈر کو بھی ایک سو ڈیلیگیٹوں کا خرچ دیا گیا ہے۔ اسی طرح کرناٹک سے بھی ڈیلیگیٹوں کو لانے کے لئے نو سو روپیہ بھیجا گیا ہے۔ امرتسر کے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب کو بھی ایسا پیغام بھجوایا گیا تھا۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے دوستوں کو لے کر چلیں۔ جن کا خرچ ادا کیا جائے گا۔ مگر انہوں نے اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ جدوجہد اس لئے ہو رہی ہے۔ کہ مخالف فریق مسٹر بوس کو نیچا دکھانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ سنا گیا ہے۔ کہ مسٹر بوس کے حامیوں میں ایک مارواڑی سیٹھ صاحب ہیں۔ جو سب خرچ برداشت کر رہے ہیں۔

پنجاب کے ایک سرکردہ کانگرسی لیڈر نے ملاپ کے نمائندہ سے بہ وثوق کہا۔ کہ اگر کوئی غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے۔ تو وہ ثابت کر دیں گے۔ کہ اس طرح رشوتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

گاندھی جی کے خلاف فوجداری مقدمہ

مسٹر بوس کی صدارت نے کانگرس کے اندر جو انتشار پیدا کر دیا ہے۔ اگرچہ اس کا صحیح علم بیرونی دنیا کو بہت کم ہے۔ تاہم جو کچھ ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ وہ ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ معاملہ بہت بگڑا ہوا ہے۔ پنڈت گوپی لال شرما اجمیر مارواڑ کے علاقہ سے تریپوری کانگرس کے لئے منتخب شدہ ڈیلیگیٹ ہیں۔ انہوں نے بیاور کی عدالت میں گاندھی جی اور ہندوستان ٹائمز کے ایڈیٹر کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہتک عزت کا فوجداری مقدمہ دائر کیا ہے جس کی بناء یہ ہے کہ انہوں نے مسٹر بوس کے انتخاب اور اپنے نامزد کردہ امیدوار کی ناکامی سے رنجیدہ ہوکر جو بیان شائع کیا۔ اس میں کانگرسی مندوبین کے خلاف شدید الزامات لگائے تھے۔ اس مقدمہ کی پیروی کے لئے مستغیث نے صوبہ اجمیر مارواڑ کے سرکردہ ہندو اور مسلم وکلاء کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

پنجاب میں ژالہ باری سے تباہی

گذشتہ دنوں جو بارشیں ہوئی ہیں۔ ان کے دوران میں بعض علاقوں میں سخت ژالہ باری بھی ہوئی۔ حکومت کا اعلان مظہر ہے۔ کہ اضلاع امرتسر، جہلم اور گوڑگاؤں میں اولوں سے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔